دنیا کی سیاسیات میں احمدیت کیا تغیر پیدا کرنا چاہتی ہے؟

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

دنیا کی سیاسیات میں احمدیت کیا تغیر پیدا کرنا چاہتی ہے؟

(خلاصہ تقریر فرمودہ ۲۷۔دسمبر ۱۹۳۵ء برموقع جلسہ سالانہ قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پیغامات

پیشتر اس کے کہ میں آج کا مضمون شروع کروں جن دوستوں نے دعا کیلئے تاریں بھیجی ہیں ان کے نام سناتا ہوں تا کہ جن دوستوں کا نام یاد رہ سکے، احباب ان کا نام لے کر ورنہ مجموعی طور پر سب کیلئے دعا کریں۔ دس بارہ تاریں گھر میں رہ گئی ہیں اور اس وجہ سے ان کے نام نہیں سنائے جا سکتے لیکن دوست اپنی دعاؤں میں ان کو بھی شامل کر لیں۔ (اس کے بعد حضور نے تاریں بھیجنے والے اصحاب کے نام سنائے جنہوں نے سکندر آباد، حیدر آباد، خوردہ، شیموگہ، رنگون، میلسی، دہلی، لدھیانہ، سرینگر، امرتسر، کوٹری برج، میانوالی، گوجرہ اور پٹیالہ سے تاریں ارسال کی تھیں)

احرار کی فتنہ پیدا کرنے کیلئے شرارتیں

گو وقت بہت کم ہے اور جمعہ کی وجہ سے اِس وقت میں اور بھی کمی آ گئی ہے لیکن پھر بھی میں اپنا مضمون شروع کرنے سے پہلے یہ بات کہنی ضروری سمجھتا ہوں کہ اِن دنوں ہمارے دوستوں کو قادیان میں خصوصیت کے ساتھ احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ بعض بے احتیاطیوں کی وجہ سے اس دفعہ کئی قسم کی پریشانیاں جماعت کے احباب کو اور خود ہمیں لاحق ہوئی ہیں۔ کئی چوریاں ہوئی ہیں، کچھ عرصہ سے جیب کترے یہاں نہیں آتے تھے لیکن اب احرار کی یہ تعلیم سن سن کر کہ احمدیوں کو ہر قسم کا نقصان پہنچانا ثواب کا موجب ہے انہیں بھی خیال آ گیا کہ ہم کیوں اس ثواب سے محروم رہیں۔ عورتوں کے جلسہ میں کئی عورتوں نے مستورات

کے روپے چرائے ہیں اسی طرح مردوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ایک آدمی کے متعلق تو سنا ہے کہ اس کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

اسی طرح اور رنگوں میں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے مثلاً بدنیتی اور بد اِرادہ سے جو لوگ آئے ہیں انہوں نے جماعتوں میں شامل ہو کر مجھ تک پہنچنے یا ان احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے، اسی طرح بعض نے بچوں کو اُٹھانے کی کوشش کی ہے اور بعض نے مستورات کو بھی دھوکا سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ہوشیار پور کی ایک احمدی عورت جو رستہ بھول گئی تھی، اس نے ایک ایسی گلی میں جو احمدیوں کی نہیں کسی سے ہمارے مکان کا رستہ پوچھا، تو اسے ایک تاریک کوٹھڑی بتا کر کہا گیا اس میں داخل ہو جاؤ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کرنی تھی، اس نے پہلے ہمارا مکان دیکھا ہوا تھا اس لئے اس نے کہا یہ تو وہ مکان نہیں جہاں میں جانا چاہتی ہوں۔ پھر ایک سقّہ اُس گلی میں سے گزرا تو اُس نے اسے صحیح راستہ بتایا۔

جب ایسے کمینہ دشمن سے واسطہ ہو جو روپے دے کر اوباشوں اور آوارہ گردوں سے شرفاء پر حملے کرائے، جب ایسے کمینہ دشمن سے واسطہ پڑا ہو جو عورتوں کا احترام اپنے دل میں نہ رکھتا ہو اور جب ایسے کمینہ دشمن سے واسطہ پڑا ہو جو بچہ کے دل کے صدمہ کی قیمت نہ سمجھتا ہو، تو اس وقت جماعت کو بہت زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ دوست اب بھی کچھ دن تک یہاں ٹھہریں گے اس لئے اپنی مستورات کو ہدایت کر دیں کہ وہ سوائے اس بڑی گلی کے جہاں پہرہ کا انتظام کر دیا گیا ہے، دوسری جگہوں میں سے نہ گزریں۔ اگر کسی اور گلی میں کسی احمدی کا گھر ہو تو اس کے گھر میں بھی مستورات سے ملنے کیلئے نہ جائیں جب تک مرد ساتھ نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی کی بغل میں کوئی ایسا بچہ دیکھو جو رو رہا ہو تو چاہے وہ شخص ہزار قسمیں کھائے کہ یہ میرا بچہ ہے یا میں اس کا فلاں رشتہ دار ہوں، اسے نہ چھوڑو جب تک کہ مرکز کے افسروں یا پولیس کے ذریعہ اس کی تحقیقات نہ کرالو۔ دشمن چاہتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح فساد کرائے اور فساد کے یہ بہت بڑے ذرائع ہیں کہ کسی عورت کی ہتک کر دی یا کوئی بچہ اُٹھا کر لے گئے۔ روپیہ چرانے سے بھی دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے مگر عورت کی ہتک یا بچہ کا اُٹھا لینا ایسا جذباتی نقصان ہے کہ ہزاروں طبائع کیلئے اس کا برداشت کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ اس قسم کے حملوں کو برداشت کرنا بے غیرتی میں داخل ہوتا ہے۔ دشمن کی نیت اس وقت فساد کرانا ہے اور ہماری نیت یہ ہے

کہ ہم فساد سے بچیں۔ مومن فساد سے بچنے کی انتہائی کوشش کرتا ہے مگر جب واقعات وحالات اسے اس مقام پر کھڑا کر دیں جہاں اس کی غیرت کا امتحان لینا مقصود ہو تو پھر وہ دنیا کی کسی چیز کی پرواہ نہیں کیا کرتا۔ پس اپنا پورا زور لگاؤ جیسا کہ دوسرے ایام میں مَیں قادیان کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ کسی قسم کا فتنہ نہ پیدا ہو تا کہ ہم بجائے کسی اور تدبیر کے اپنی احتیاط سے ہی دشمن کے حملہ کو روک دیں۔

احمدیت اور سیاسیاتِ عالَم

اس کے بعد حضور نے اس مضمون پر تقریر فرمائی کہ اسلام اور احمدیت سیاسیات کے متعلق کیا تعلیم پیش کرتی ہے۔ اس مضمون کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ:۔

''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''[۱]

اس کے مطابق ہمیں یقین ہے کہ بادشاہ احمدیت میں داخل ہوں گے لیکن جب وہ بادشاہ آئیں گے تو انہیں کون بتائے گا کہ تمہارے کیا فرائض ہیں۔ اگر آج ہم قرآنی تعلیم سے اخذ کر کے وہ فرائض اپنی کتابوں میں نہیں لکھ دیں گے جو بادشاہوں اور حکومتوں کے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دُنیوی بادشاہوں کی نقل کریں گے اور اس کا نتیجہ بجز تباہی کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ پس آپ لوگوں میں سے ہر ایک کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدیت کس قسم کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے تا جب بادشاہت آئے اور اُس وقت کے بادشاہ کسی اور رنگ میں کام کرنا چاہیں تو فوراً ان کو بتا دیا جائے کہ تم یوں حکومت کرو۔ ہم تمہیں وہ باتیں قرآن مجید سے اخذ کر کے بتاتے ہیں جن کے ماتحت تمہارے لئے کام کرنا ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل وجوہ سے اس مضمون کا بیان کرنا ضروری ہے۔

اوّل: اس لئے کہ اس سے اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے۔

دوم: اس لئے کہ جماعت کو اپنے مقاصد سے آگاہ رہنا چاہئے۔

سوم: دنیا کے ذہنوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھال کر اسلامی نظام کے مطابق چلنے کی راہ کھولنے کے لئے اس کا بیان کرنا ضروری ہے۔

چہارم: احمدیت کی تبلیغ کیلئے بھی ضروری ہے کیونکہ یہ قرآنی علوم دنیا سے پوشیدہ ہو چکے تھے۔ اب جب ہم انہیں پھیلائیں گے تو مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ قرآن کی حقیقی خدمت کرنے

والے یہی ہیں۔

یہ مضمون ''امنِ عالَم کے ذرائع'' ہے۔ یعنی دنیا میں امن کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے؟ اس کے بعد حضور نے لیگ آف نیشنز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

جنگِ عظیم کے شروع یعنی ابتدائے ۱۹۱۵ء میں امریکہ میں ایک لیگ معرضِ وجود میں لائی گئی۔ اس نے مطالبہ کیا کہ حکومتیں جنگ نہ کریں بلکہ جب کسی بات پر جھگڑا ہو تو آپس میں مل کر فیصلہ کرلیا کریں۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے مختلف انجمنیں بنا کر ہر جگہ لیکچر شروع کر دیئے۔ ۱۹۱۸ء کی ابتدا میں امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے چودہ اصول شائع کئے جن کے ذریعہ اس کے خیال کے مطابق دنیا کی جنگوں کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ اس میں بھی یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ مختلف حکومتوں کی ایک انجمن بنائی جائے جو مختلف جھگڑوں کا مل کر تصفیہ کیا کرے۔ جنرل سمٹس نے اس کی زیادہ تشریح کی اور اسی ڈھانچے پر ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۹ء کو لیگ آف نیشنز کی بنیاد جنیوا میں رکھی گئی۔ اس میں یہ بنیادی اصل رکھا گیا کہ فوجیں زیادہ نہ ہوں۔

حضور نے اس کے بعد تفصیل سے بتایا کہ کس طرح لیگ آف نیشنز دنیا میں امن قائم کرنے میں ناکام رہی اور اب نہ صرف عام لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ لیگ ایک کھلونا ہے بلکہ جو حکومتیں اس میں شامل ہیں، وہ بھی یہ محسوس کر رہی ہیں کہ لیگ آف نیشنز کے ذریعہ دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ چین و جاپان کی آویزش اور اطالیہ وحبش کی جنگ کے واقعات اور لیگ کی ناکامی کا حضور نے مفصّل ذکر فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے یہ بتایا کہ اسلام نے امنِ عالَم قائم کرنے کے کیا ذرائع بتائے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

اسلام کہتا ہے پہلے یہ غور کرو کہ لڑائی ہوئی کیوں ہے کیونکہ اسلام ہمیشہ بدی کی جڑ کو کاٹتا اور بُرائی کے منبع کا استیصال کرتا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی لڑائی کی تحریک حملہ کرنے والے کی طرف سے ہوتی ہے اور کبھی اس کی طرف سے جس پر حملہ کیا گیا ہو وہ اسباب جو حملہ کرنے والے کے لئے محرک ہوتے ہیں یہ ہیں۔

اوّل یہ تحریک لالچ سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلَاتَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجاً مِّنْهُمْ [۲] کہ جو تمہارے اِردگرد قومیں ہوں ان کی طرف لالچ کی نظر سے مت دیکھو۔ چونکہ لالچ سے نفرت اُس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک بَعْث بَعْدَ الْمَوْت پر یقین نہ ہو۔ اس لئے اسلام یہی نہیں کہتا کہ لالچ مت

کرو بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ لالچ کیوں پیدا ہوتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ لالچ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے یہی دنیا کی زندگی ہے اس کے بعد اور کوئی زندگی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بَعْث بَعْدَ الْمَوْت پر بڑا زور دیا اور فرمایا ہے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ [۳] یعنی کافر کہتے ہیں کہ وہ دوبارہ اُٹھائے نہیں جائیں گے مگر یہ بالکل غلط ہے۔ مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ تم ضرور اُٹھائے جاؤ گے۔

جنگ کا دوسرا محرک یہ ہوتا ہے کہ کوئی قوم اپنا کلچر اعلیٰ سمجھ کر دوسری قوموں میں جاری کرنا چاہتی ہے۔ اسلام نے اس سے بھی روکا ہے۔ فرمایا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ [۴] اے مومنو! کوئی قوم دوسری قوم کو اپنے تصرف اور دبدبہ کے نیچے اس خیال کے ماتحت نہ لائے کہ میں اس سے اعلیٰ ہوں کیونکہ ممکن ہے اس کی تہذیب کی خامیاں کل ظاہر ہو جائیں۔

جنگ کا تیسرا سبب مذہبی برتری قائم کرنا ہوتا ہے قرآن کریم نے اسے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ [۵] کہہ کر ردّ کیا اور بتایا کہ اگر ایک مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تو اسے لوگوں سے زبردستی منوانا بیوقوفی ہے اور اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو جب خدا تعالیٰ زبردستی نہیں منواتا تو کسی اور کیلئے کیونکر جائز ہے۔

جنگ کا چوتھا سبب حمیّتِ جاہلیت ہے کوئی ایک بادشاہ کی یا وزیر کی ہتک کر دیتا ہے تو لڑائی چھڑ جاتی اور لاکھوں کی جانیں جاتی ہیں۔ یہ حمیّتِ جاہلیت اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب طبیعت میں حسد یا غصہ کے جذبات ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فرمایا ہے وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی [۶] عداوت، بغض یا طبیعت کی خرابی کی وجہ سے ایسا نہ ہو کہ تم دوسروں سے لڑو بلکہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔

جنگ کا پانچواں سبب یہ ہوتا ہے کہ ایک حکومت دوسری حکومت کے لئے اپنے ملک کے دروازے بند کر دیتی ہے۔ یہ مذہبی اغراض کے لئے گو ایک محدود علاقہ کے لئے جائز ہے۔ جیسا کہ مکہ مکرمہ کے متعلق خدا تعالیٰ کا حکم ہے مگر عام طور پر اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ فرماتا ہے تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ [۷]

چھٹا موجب یہ ہوتا ہے کہ ایک قوم دوسری قوم کو کمزور کر کے اپنے لئے ناجائز فوائد حاصل کرنا چاہتی ہے یہ بھی منع ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ

اَهْلَهَا شِيَعًا [۸]۔ فرعون نے اپنی قوم کے ٹکڑے کر دیئے ایک کو اعلیٰ عہدے دیتا اور دوسرے کو گراتا۔ چونکہ اس طرح باہمی تنافر پیدا ہو کر لڑائی ہو جاتی ہے اس لئے اسلام اس سے بھی منع کرتا ہے۔

جنگوں کا ساتواں سبب سُود ہے اور آٹھواں سبب قوم خود پیدا کرتی ہے وہ اس کی اپنی کمزوری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ [۹] یعنی اپنے اندر جس قدر قوت پیدا کر سکتے ہو پیدا کرو۔ لیکن چونکہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ کیا جنگ بالکل ناجائز ہے اس لئے فرمایا نہیں جنگ جائز بھی ہے مگر قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ [۱۰] اور قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ [۱۱] پھر اس حالت میں بھی جنگ جائز ہوتی ہے جب کوئی قوم معاہدات توڑ دے۔ فرمایا وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا أَئِمَةَ الْكُفْرِ [۱۲] اسی طرح مذہب میں دست اندازی کرنے اور اس صورت میں جب حکومت کسی قوم کو ہجرت کی اجازت نہ دے اسلام لڑائی کی اجازت دیتا ہے۔

آخر میں حضور نے اسلام کی پیش کردہ لیگ آف نیشنز کا ذکر فرمایا اور جماعت کو نصیحت کی کہ اس کا فرض ہے کہ ان خیالات کو دنیا میں پھیلائے تا اسلام اور احمدیت کی برتری ثابت ہو تقریر کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا کرائی اور پھر جلسہ ختم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے احباب کو اجازت دی کہ جو جانا چاہیں جا سکتے ہیں۔

(الفضل ۲۹۔ دسمبر ۱۹۳۵ء)

---

۱ تذکرہ صفحہ ۱۰۔ ایڈیشن چہارم

۲ طٰهٰ: ۱۳۲ ۳ التغابن: ۸ ۴ الحجرات: ۱۲

۵ البقرة: ۲۵۷ ۶ المائدة: ۹ ۷ القصص: ۸۴

۸ القصص: ۵ ۹ الانفال: ۶۱ ۱۰ البقرة: ۱۹۱

۱۱ البقرة: ۱۹۴ ۱۲ التوبة: ۱۲